72860-طلاق كى نيت كے بغير وثيقہ طلاق بنوانا

سوال

ميرے والد نے ميرے والد ميرى والدہ كى موجودگى اور علم ميں وثيقہ طلاق بنوايا تا كہ فوج سے چھٹكارا حاصل ہو سكے، انہوں نے طلاق كے پيپر پر دستخط بھى كيے ليكن طلاق كے الفاظ خود نہيں لكھے، كيونكہ تحرير سے قبل دونوں نے نكاح رجسٹرار كو سمجھايا تھا كہ يہ طلاق كسى مصلحت كى خاطر صرف كاغذ پر ہى ہے اور شرعى طور پر طلاق نہيں.

1 ميرے والد صاحب كے اس فعل كا حكم كيا ہے ؟

2 كيا يہ طلاق شمار ہوگى يا نہيں، يہ علم ميں رہے كہ والد صاحب نے ميرى والدہ كو پہلے بھى دو طلاقيں دے ركھى تھيں، اور اب سوال والى تيسرى بار ہے، اور يہ واقعہ طہر ميں ہوا جس ميں والد نے جماع نہيں كيا تھا، بلكہ طلاق كا وثيقہ بنوانے كے كچھ عرصہ بعد جماع كيا تھا.

يہ بتائيں كہ والد صاحب پر كيا لازم آتا ہے تا كہ وہ حقوق سے برى الذمہ ہو سكيں ؟

اور اگر طلاق واقع نہيں ہوئى تو والدہ كے وراثت ميں حقوق كى ضمانت كيسے ہوگى، كيونكہ قانونى طور پر تو والدہ طلاق يافتہ ہيں، يہ علم ميں رہے كہ والدہ ہمارے ساتھ گھر ميں ہى رہتى ہيں، اور والد صاحب اسے خرچ اور دوسرے لوازمات ادا كرتے ہيں.

والد صاحب نے دوسرى شادى بھى كر ركھى ہے اور وہ اس دوسرى بيوى كے ساتھ دوسرے گھر ميں رہتے ہيں، اكثر ہمارى ديكھ بھال كے ليے ہمارے گھر آتے رہتے ہيں، وہ برى الذمہ ہونے كے ليے اس سلسلہ ميں شرعى حكم معلوم كرنا چاہتے ہيں، كيا اسى مجلس طلاق ميں بغير رجوع كے وثيقہ كے رجوع كرنا جائز ہے ؟

پسنديدہ جواب

اول :

جب كوئى شخص اپنے ہاتھ سے طلاق كے
صريح الفاظ لكھے تو جمہور علماء كرام كے ہاں طلاق اسى صورت ميں ہوگى جب وہ طلاق كى
نيت كريگا، كيونكہ كتابت ميں احتمال ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں :

"طلاق كے الفاظ كے بغير صرف دو
جگہوں پر طلاق واقع ہوگى ايک تو يہ كہ : جو شخص كلام كى استطاعت نہ ركھتا ہو، مثلا

گونگا جب اشارہ سے طلاق دے دے تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی، امام مالک، امام شافعی اور اصحاب الرائے کا یہی قول ہے، ان کے علاوہ ہم کسی کا اختلاف نہیں جانتے...

دوسری جگہ : جب طلاق کے الفاظ لکھے
اگر تو اس نے طلاق کی نیت کی تو اس کی بیوی کو طلاق ہو جائیگی، امام شعبی اور نخعی، زہری، حکم، اور امام ابو حنیفہ، امام مالک کا یہی قول ہے، اور امام شافعی رحمہ اللہ سے بیان کردہ ہے...

لیکن اگر وہ طلاق کی نیت کیے بغیر
طلاق لکھتا تو بعض علماء کرام جن میں شعبی، نخعی اور زہری، حکم شامل ہیں کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو جائیگی.

اور دوسرا قول یہ ہے کہ نیت کے بغیر
طلاق واقع نہیں ہوگی، امام ابو حنیفہ، امام مالک کا یہی قول ہے، اور امام شافعی سے منصوص ہے؛ کیونکہ کتاب میں احتمال پایا جاتا ہے، کیونکہ اس سے قلم کا تجربہ بھی ہو سکتا ہے، اور یہ خوشخطی کے لیے بھی ہو سکتا ہے، اور بغیر نیت کے گھر والوں کے غم کے لیے بھی" انتہی

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (373/7
).

اس لیے کہ آپ کے والد نے طلاق کے
الفاظ نہیں بولے، اور نہ ہی لکھے ہیں، بلکہ کسی دوسرے نے طلاق کے الفاظ لکھے اور آپ کے والد نے طلاق کی نیت کے بغیر اس پر دستخط کیے تو اس سے طلاق نہیں واقع ہوئی.

دوم :

آپ کے والد نے جو کام کیا ہے اس میں
بہت ساری خرابیاں ظاہر ہیں جن میں وراثت کا مسئلہ بھی شامل ہے، کیونکہ اگر وراثت حکومت کی جانب سے تقسیم کی جاتی ہے تو اس حالت میں آپ کی والدہ اور والد میں وراثت تقسیم نہیں ہو سکتی، لیکن اگر حکومت کے ذریعہ تقسیم نہیں ہوتی تو اس خرابی کو اس طرح دور کیا جا سکتا ہے کہ آپ کے والد صاحب دو عادل گواہ بنائیں کہ ان کی ازدواجی زندگی مستقل طور پر صحیح چل رہی ہے، اور لوگوں میں اس کی شہرت بھی ہو کہ وہ دونوں

میاں بیوی ہیں، چنانچہ اگران میں سے کوئی ایک فوت ہوجائے تودوسرا اس کا وارث ہوگا.

اور خرابیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ
اگر آپ کے والد کو اللہ آپ کی والدہ سے کوئی بچہ دے تو اس کا اندارج کرانا مشکل ہو گا، اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے جو کیا ہے اس میں جھوٹ اور جعل سازی بھی پائی جاتی ہے.

سوم :

جس طلاق کے متعلق دریافت کیا گیا ہے
وہ واقع نہیں ہوئی جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے اس لیے رجوع کی ضرورت ہی نہیں ہے.

واللہ اعلم.